السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کے مرجانے کے بعد جو فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور پرسان ماتم والے گھر جاکر دعا یا فاتحہ پڑھ کر اور ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتے ہیں اور مردہ کی روح کو بخشتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسند احمد میں جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے۔

((کنا تعد الجتماع ال اھل المیت وصنعة الطعام بعد دفنه من النیامة))

''یعنی اہل میت کی طرف جمع ہونا۔ نیز کھانا تیار کرنا ہم نوحہ سمجھتے تھے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل میت کے گھر میں جمع ہونا نوحہ یعنی رونے پیٹنے میں داخل ہے نیز پہلے روز یا تیسیر روز یا ساتویں روز یا چالیسویں روز یا شیمائی یا سالانا جو کھانا پکتا ہے یہ بھی نوحہ میں داخل ہے اور ابو داوٴد میں حدیث ہے۔

((لعن رسول اللہ ﷺ النائمة والمستمعة))

''یعنی رسو اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کی ہے۔''

اب جو لوگ اہل میت کے گھر میں صبح وشام یا تیسرے روز یا کسی اور دن میں ماتم پرسی یا فاتحہ کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ان کو اس بات سے توبہ کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کا یہ فعل نوحہ میں داخل ہو کر لعنت کا باعث ہو جائے، ثواب حاصل کرتے کرتے عذاب میں گرفتار ہو جائیں اور آیت کریمہ {يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا} کے نیچے آ جائیں یعنی سب سے زیادہ ٹوٹے والے ہو جائیں اس کے علاوہ اس قسم کی فاتحہ خوانی کا کوئی ثبوت نہیں۔ نہ خیر القرون میں یہ کام ہوا، پس یہ بدعت ہوا اور حدیث میں ہے: ((کل بدعة ضلالة)) (فتاویٰ اہل حدیث ج ۲ ص ۴۶۹)

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 05 ص 361

محدث فتویٰ